وفیات

عمید الرحمٰن عثمانی

یہ خبر انتہائی رنج و غم اور صدمہ کے ساتھ سنی گئی کہ حضرت مولانا ابوالحسن علی ندوی مدظلہ العالی کی اہلیہ محترمہ زینے سے گرنے کی وجہ سے کچھ عرصہ شدید علالت میں مبتلا ہو کر انتقال فرما گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن ٥

مرحومہ بڑی ہی نیک و پاکباز خاتون تھیں۔ اس بڑھاپے میں بھی وہ دینی خدمات میں ہمہ تن مصروف تھیں۔ اپنے نیک دل شوہر اور عالم اسلام کی مقتدر ہستی حضرت مولانا ابوالحسن علی ندوی مدظلہ کی علمی و دینی خدمات میں معین تھیں۔ ایسے وقت میں جب کہ حضرت مولانا ابوالحسن علی میاں مدظلہ بھی ضعیف عمری کے دور میں ہیں ان کی موت کا صدمہ اور زیادہ ہو جاتا ہے۔ حضرت مولانا ابوالحسن علی ندوی مدظلہ العالی دامت برکاتہم کی دینی و علمی خدمات آج ہر جگہ تحسین و ستائش کی نگاہ سے دیکھی جاتی ہیں۔ ہمارا اندازہ ہے کہ اس میں مرحومہ کی قناعت پسندی و صبر کا بڑا زبردست دخل ہوگا۔ مولانا عبدالماجد دریا بادی نے اپنی آپ بیتی میں قرآن پاک کی تفسیر اور اپنی علمی خدمات کے ذیل میں اپنی اہلیہ محترمہ کے تعاون اور ان کی صبر و قناعت پسندی و سلیقہ شعاری کا ذکر شکر و احسان مندی کے ساتھ کیا ہے۔ ہم سمجھتے ہیں کہ علماء کرام مال و اسباب سے خالی ہوتے ہیں۔ وہ دین کے سچے خادم ہوتے ہیں۔ دنیا ان کے لیے کوئی اہمیت کی حامل نہیں ہوتی۔ علماء کرام کی قومی و علمی دینی خدمات میں ان کی رفیقۂ حیات کے ایثار و قربانی سے سرشار کردار کا زبردست

مصدر رہتا ہے اس لئے علمار کرام کی خدمات میں ان کی رفیقۂ حیات کی اہمیت مسلّم ہے۔ اس لحاظ سے محترم حضرت مولانا علی میاں مدظلہ کی اہلیہ محترمہ کے انتقال سے ہم سب کو صدمۂ عظیم پہنچا ہے۔ ادارہ ندوۃ المصنفین دہلی اور ماہنامہ برہان حضرت مولانا ابوالحسن علی ندوی کی اہلیہ محترمہ کے انتقال پر حضرت مولینا علی میاں مدظلہ سے عالم اسلام سے اور خود اپنے آپ سے اظہار تعزیت کرتا ہے اور دعا گو ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو کروٹ کروٹ جنت نصیب کرے، اور حضرت مولینا علی میاں مدظلہ اور ہم سب عقیدتمندوں کو صبرِ جمیل عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین۔

یکم جنوری ۱۹۹۰ء کو جماعت اسلامی ہند کے قیم مولینا افضل حسین صاحب کا انتقال ہوگیا ہے۔ إنا للہ وإنا إلیہ راجعون۔

مولانا مرحوم حضرت مفتی عتیق الرحمان صاحب عثمانی رح کے خصوصی رفقار میں سے تھے۔ جب مجلسِ مشاورت کا قیام عمل میں آیا تھا اس وقت حضرت مفتی رح کے شانہ بشانہ مولینا افضل حسین بھی اس کی کامیابی کے لئے پیش پیش تھے۔ ہندوستانی مسلمانوں کے ہر چھوٹے بڑے مسئلہ میں ان کی رائے کی اہمیت تھی۔ مولینا کا تعلق کئی مذہبی و تعلیمی تنظیموں سے رہا۔ بورڈ آف اسلامک پبلی کیشنز کے قائم مقام صدر تھے۔ جس کے زیر اہتمام ہفت روزہ انگریزی ریڈئینس شائع ہوتا ہے۔ ملت کے اس دردمند خادم رہنما کے انتقال سے ہم سب کو صدمہ ہوا ہے۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کی مغفرت فرمائے۔ اور متعلقین کو صبرِ جمیل عطا کرے۔ آمین

دہلی کی ایک عظیم خاندانی شخصیت اور بزرگان دین کے محبِ خاص حکیم شریف الدین بقائی ۲۳ جنوری ۱۹۹۰ء کو اس جہان فانی سے کوچ کر گئے۔ إنا للہ وإنا إلیہ راجعون

مرحوم بقائی انتہائی نیک، عابد و زاہد اور مخیر تھے۔ دینی اداروں سے ان ...